

نیوکلیر ٹرالی کا مسئلہ: ایک شخص آٹھ ارب کو کس طرح یرغمال بناتا ہے

دنیا غزہ میں ایک نسل کشی کو دیکھ رہی ہے۔ دسیوں ہزار لوگ مر چکے ہیں۔ پورے شہر زین بوس ہو چکے ہیں۔ بچے سیٹلائٹس اور اسمارٹ فونز کے سامنے بھوک سے مر رہے ہیں۔

اور پھر بھی۔ کوئی مغربی طاقت مداخلت نہیں کر رہی۔ نہ کوئی پابندیاں، نہ ہتھیاروں پر پابندی، نہ کوئی سرخ لکیر۔ صرف خاموشی، تاخیر، اور دوہرے معیارات۔

کیوں؟ کیونکہ اسرائیل ایک نیوکلیر ہتھیاروں سے لیس باغی ریاست ہے۔ کیونکہ بنجمن نیتن یاہو غیر مستحکم ہے۔ اور اقتدار میں موجود ہر کوئی اسے جانتا ہے۔ کیونکہ بند دروازوں کے پیچھے، اسرائیل سیمسن آپشن کا سہارا لے رہا ہے۔ اگر اسے کوئی دھکیلا جائے تو عالمی تباہی کا خطرہ۔ اور کیونکہ مغربی رہنما خوفزدہ ہیں۔

یہ غیر عملی کی اصل وجہ ہے۔ یہ نیوکلیر ٹرالی کا مسئلہ ہے۔ کوئی خیالی تجربہ نہیں، بلکہ ہمارے دور کا اخلاقی بحران۔

سیمسن آپشن: اسرائیل کی نیوکلیر بلیک میلنگ

سیمسن آپشن اسرائیل کی طویل عرصے سے افواہوں والی قیامت کی تعلیم ہے: اگر اسرائیل کو وجودی شکست کا سامنا کرنا پڑا تو وہ “مندرو کو گرا دے گا” دنیا پر۔

یہ اب ایک روک تھام کا ذریعہ نہیں ہے۔ یہ ایک سفارتی ہتھیار ہے۔

متعدد انٹیلی جنس ذرائع کے مطابق (جن کے جائزوں کا حوالہ سابق اسرائیلی اور امریکی حکام نے دیا ہے)، اسرائیل نے کبھی بھی ایک نیوکلیر ریاست سے متوقع سیفیٹی گارڈز کو نافذ نہیں کیا:

- کوئی سول نگرانی نہیں
- کوئی “دو کلیدی” لانچ پروٹوکول نہیں
- کوئی عوامی تحمل کی تعلیم نہیں

• کوئی بیرونی معائنہ یا IAEA کی نگرانی نہیں

اور بدتر یہ کہ: اسرائیل نے اپنے ہتھیاروں کا بڑا حصہ خفیہ چوری کے ذریعے حاصل کیا، بشمول 1960 کی دہائی میں امریکی سہولیات سے ہٹائے گئے سینکڑوں کلوگرام افزودہ یورینیم۔ دنیا اسے جانتی ہے۔ اور دنیا اسے نظر انداز کر دیتی ہے۔ کیوں؟ کیونکہ اسرائیل نے اپنا موقف واضح کر دیا ہے۔ تعلیم میں صراحتاً اور سفارت کاری میں بالواسطہ: ہمیں روکو، اور ہم دنیا ختم کر سکتے ہیں۔

نیتن یاہو: ایک آدمی، ایک بٹن

مغربی انٹیلی جنس ایجنسیوں نے طویل عرصے سے بنجمن نیتن یاہو کو نفسیاتی طور پر غیر مستحکم قرار دیا ہے۔ ایک ایسا شخص جو خوفزدگی، انتقام، اور خود تحفظ میں غرق ہے۔

- وہ فی الحال بد عنوانی کے الزامات میں مقدمے کا سامنا کر رہا ہے
- وہ ایک ایسی حکومت کی قیادت کرتا ہے جو کھلے عام فاشسٹوں اور مذہبی شدت پسندوں سے بھری ہوئی ہے
- اس نے بار بار بائبل تباہی کی زبان استعمال کی ہے (مثال کے طور پر، عمالیق)
- وہ اپنی سیاسی اور قانونی بقا کے لیے لڑ رہا ہے

اسرائیل کی سیکورٹی تعلیم اسے روکتی نہیں۔ اس کے نیوکلیئر ہتھیاروں پر کوئی بیرونی چیک نہیں ہے۔ اور اس کے عالمی حامیوں کے پاس کوئی منصوبہ نہیں کہ اگر وہ دنیا کو جلا دینے کا فیصلہ کرے تو کیا ہوگا۔

یہ فرضی نہیں ہے۔ سیمسن آپشن حقیقی پالیسی بن چکی ہے۔ نہ کہ سرکاری اعلان کے ذریعے، بلکہ سفارتی دھمکیوں کے ذریعے۔

پردے کے پیچھے، نیتن یاہو کی حکومت تقریباً یقینی طور پر مغربی رہنماؤں کو یہ پیغام پہنچا رہی ہے:

”ہم آپ کے کنٹرول سے باہر بڑھ جائیں گے۔ مداخلت نہ کرو۔“

اور وہ اس پر یقین کرتے ہیں۔ اسی لیے وہ نسل کشی کو برداشت کرتے ہیں۔

نیوکلیئر دھمکی سے محفوظ نسل کشی

مغربی رہنما اس بات پر شک نہیں کرتے کہ اسرائیل جنگی جرائم کر رہا ہے۔ وہ یقین نہیں کرتے کہ یہ متناسب طور پر عمل کر رہا ہے۔ وہ جان تھیں کہ نسل کشی کے ثبوت زبردست ہیں۔

لیکن وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ کوئی بھی سنجیدہ مداخلت - پابندیاں، ہتھیاروں کی ترسیل کا خاتمہ، ICC کا نفاذ - نیتن یاہو کو حد سے آگے دھکیل سکتا ہے۔

وہ پہلے ہی: - غزہ کو زمین بوس کر چکا ہے

- بچوں کو بھوکا مار دیا ہے

- پناہ گزین کیمپوں، ہسپتالوں، صحافیوں، اور امدادی قافلوں پر بمباری کی ہے

- لبنان، شام، اور ایران کو تناؤ بڑھانے کی دھمکی دی ہے

- ICJ کے احکامات کو مسترد کیا اور ICC کو حقارت سے نظر انداز کیا

اور اس سب کے دوران، امریکہ، جرمنی، برطانیہ، اور دیگر صرف اخلاقی گریز پیش کرتے ہیں۔

کیونکہ وہ اخلاقی زوال سے زیادہ نیوکلیئر بدلے سے ڈرتے ہیں۔

یہ مصالحت نہیں ہے۔ یہ سیاروی پیمانے پر یرغمال بنانا ہے۔

باغی ریاست، عالمی خطرہ

ہر دوسری نیوکلیئر طاقت کے برعکس، اسرائیل اندھیرے میں کام کرتا ہے:

- کوئی معاہداتی ذمہ داریاں نہیں (NPT نہیں)
- کوئی معائنہ نہیں (IAEA نہیں)
- کوئی حفاظتی تدابیر نہیں (PALs، کوئی دوہری کنٹرول نہیں)
- کوئی نگرانی نہیں (فوجی، سول نہیں، کنٹرول)
- کوئی قانونی تعلیم نہیں (اس کی سرکاری پالیسی خاموشی ہے)

امریکہ، اپنی تمام خامیوں کے باوجود، اب بھی درج ذیل کا تقاضا کرتا ہے:

- دو آدمیوں کا اصول
- اجازتی ایکشن لنکس (PALs)
- DEFCON پروٹوکول
- پینٹاگون اور کانگریس کی نگرانی

اسرائیل کے پاس ان میں سے کوئی بھی نہیں۔ اور اسے کبھی ان کو نافذ کرنے پر مجبور نہیں کیا گیا۔ اس کے بجائے، یہ اخلاقی استثنائیت کے افسانے اور بدلے کے خوف سے محفوظ ہے۔

یہ زمین پر واحد ریاست ہے جو ذمہ داری عائد کیے جانے کے لیے نیوکلیر جنگ کی دھمکی دے سکتی ہے۔ اور اس پر یقین کیا جاسکتا ہے۔

مصالحہ دوبارہ۔ اگلی نسل کشی پہلے سے نقشہ بند کی جا چکی ہے

مغربی رہنما اسکرپٹ کو جانتے ہیں۔

1930 کی دہائی میں، یورپ نے یقین کیا کہ ہٹلر رک جائے گا۔ رائن لینڈ کے بعد۔ آسٹریا کے بعد۔ چیکو سلواکیہ کے بعد۔ ہر قدم پر، انہوں نے مصالحہ کو چنا، امید کرتے ہوئے کہ اگر اسے تھوڑا سا اور علاقہ دیا جائے تو جنگ سے بچا جاسکتا ہے۔ وہ کبھی نہیں رکا۔

آج، وہی منطق کام کر رہی ہے۔ مغربی رہنما غزہ کی تباہی کو دیکھ رہے ہیں اور دعا کر رہے ہیں کہ یہ وہیں ختم ہو جائے۔ وہ جانتے ہیں کہ ایسا نہیں ہوگا۔ اور اب نیتن یاہو نے تصدیق کر دی ہے کہ ایسا نہیں ہوگا۔

”مجھے لگتا ہے کہ میں ایک تاریخی اور روحانی مشن پر ہوں۔“

میں عظیم اسرائیل کے ورژن سے بہت وابستہ ہوں۔“

۔ بنجمن نیتن یاہو، 12 اگست 2025، دی ٹائمز آف اسرائیل

”عظیم اسرائیل“ شاعرانہ زبان نہیں ہے۔ یہ واضح طور پر اس زمین کی طرف اشارہ کرتا ہے جو پورے غزہ، مغربی کنارے، اور اردن، مصر، شام، اور لبنان کے کچھ حصوں کو شامل کرتی ہے۔ یہ قیاس آرائی نہیں ہے۔ یہ نظریاتی تعلیم ہے۔ جسے نیتن یاہو نسل کشی کی جنگ چھیڑتے ہوئے کھلے عام تصدیق کر رہا ہے۔

1930 کی دہائی کی طرح، مغربی رہنما دکھاوا کر رہے ہیں کہ عزائم رک جائیں گے۔ وہ نہیں رکیں گے۔

افسانے سے خوف: مغرب کیوں لیور نہیں کھیچ سکتا

مغربی رہنما خوفزدہ ہیں۔ لیکن ضروری نہیں کہ حقیقت سے۔ وہ اس سے ڈرتے ہیں جو انہوں نے فلموں میں دیکھا ہے۔

عقدوں سے، یہ ایک اسٹریٹجک اصول رہا ہے کہ کوئی بھی نیوکلیر تبادلہ سیاروی تباہی کو جنم دے گا۔ یہ عقیدہ، سرد جنگ کے نظریے میں جڑا ہوا، فلموں جیسے (1983) WarGames میں گونجتا ہے، جہاں ایک لانچ عالمی تھرمنوکلیر جنگ کی طرف لے جاتا ہے۔

لیکن دنیا اب اس طرح کام نہیں کرتی۔ اور مغربی انٹیلی جنس اسے جانتی ہے۔

بند دروازوں کے پیچھے، اسرائیل کو بہت سے دفاعی تجزیہ کاروں کی طرف سے پہلے ہی ایک باغی اداکار سمجھا جاتا ہے۔ جس کا نیوکلیر استعمال ممکنہ طور پر محدود، مقامی، اور حکمت عملی ہوگا، نہ کہ عالمی طور پر قیامت خیز۔

وہ ریڈیو ایکٹو فال آؤٹ سے بھی ڈرتے ہیں۔ ایسی تصاویر جو فلموں جیسے (1959) On the Beach سے لی گئی ہیں، جہاں ایک نیوکلیر تبادلہ زمین پر زندگی کے خاتمے کی طرف لے جاتا ہے۔

لیکن ایک بار پھر، یہ خوف بہت زیادہ مبالغہ آمیز ہے۔

یہاں تک کہ متعدد محدود نیوکلیر حملوں سے بھی چرنوبل کے باعث ہونے والے عالمی تابکاری کی سطح کے قریب کچھ بھی خارج نہیں ہوگا۔

یہ حکمت عملی نہیں ہے۔ یہ غیر منطقی روک تھام کا تھیٹر ہے، جو سنیمائک کنڈیشننگ کے ذریعے اندرونی بنایا گیا ہے۔ اور ایک نیوکلیر باغی ریاست کے ذریعے استحصال کیا جا رہا ہے۔

پسپائی: تہذیب سے خوف کی طرف

عالمی جمود کی جڑیں صرف سیاست نہیں ہے۔ یہ نفسیاتی ہے۔

ایک نوع کے طور پر، ہم ایسی شرائط کے تحت ترقی کر چکے ہیں جہاں طاقت کے سامنے جھکنا اکثر بقا اور تباہی کے درمیان فرق ہوتا تھا۔ جب ہمیں دھمکی دی جاتی ہے، ہمارے جبلت ہمیں سب سے مضبوط کا ساتھ دینے کی ہدایت دیتی ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ طاقت غیر منصفانہ طور پر استعمال کی جاتی ہے۔

اسرائیل اسے سمجھتا ہے۔ نیتن یاہو اس کا استحصال کرتا ہے۔

بڑے پیمانے پر تشدد کو ناقابل تسخیر کی چمک سے گھیر کر۔ نیوکلیر ہتھیار، امریکی تحفظ، بائبل جواز۔ اسرائیل ایک گہری ارتقائی رد عمل کو متحرک کرتا ہے:

مضبوط کے خلاف مزاحمت نہ کرو۔ ہتھیار ڈال دو۔ زندہ رہو۔

لیکن تہذیب کا بنیادی اصول اس جبلت کو غلبہ حاصل کرنا ہے۔

تہذیب اس لیے موجود ہے کہ کہے:

< نہیں۔ مضبوط کو بغیر سزا کے قتل کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ کمزور قابل خراج نہیں ہیں۔

ہر بار جب ایک رہنما بین الاقوامی قانون کو برقرار رکھنے کے بجائے اسرائیل کی طاقت کے سامنے جھکتا ہے، وہ عالمگیر اصول پر قبائلی اطاعت کو ترجیح دیتا ہے۔

اسرائیل صرف ایک قوم کو نہیں مار رہا۔ یہ اس خیال کو مار رہا ہے کہ طاقتور کو روکا جاسکتا ہے۔

کپتان کا انتخاب: خوف پر اخلاقیات

اسٹار ٹریک: ویسجر کے پائلٹ اپنی سوڈ "کیتھر ٹیکر" کا اختتام کپتان جینوے کے ایک خوفناک انتخاب کے ساتھ ہوتا ہے: اپنے عملے کو محفوظ گھر واپس کرنے کی اجازت دینا۔ یا ایک کمزور ایلین نسل کو تباہی سے بچانے کے لیے واپسی کا واحد راستہ تباہ کر دینا۔

وہ مؤخر الذکر کو چنتی ہے۔ وہ حفاظت پر اصولوں کو چنتی ہے، یہ جانتے ہوئے کہ اس سے اس کے لوگوں کو سب کچھ قربان کرنا پڑے گا۔

اسٹار فلیٹ کے کپتان - کرک، پکارو، جینوے - ہمیشہ سے اخلاقی جرات کے علامات رہے ہیں۔ بار بار، وہ اپنے جہازوں، اپنے عملے، حتیٰ کہ خود کو خطرے میں ڈالتے ہیں۔ نفع کے لیے نہیں، قوم پرستی کے لیے نہیں، حفاظت کے لیے نہیں۔

بلکہ اس لیے کہ یہ درست کام ہے۔

یہ عمانوئل کانٹ کا حکم ہے:

< "صرف اس اصول کے مطابق عمل کرو جسے تم ایک ہی وقت میں عالمگیر قانون بننے کی خواہش کر سکتے ہو۔"

دوسرے الفاظ میں: اخلاقی طور پر درست کام کرو، قیمت سے قطع نظر۔

یہ وہی ہے جو ہمارے رہنما کرنے میں ناکام ہو رہے ہیں۔

اور ایسا کرنے میں، وہ نہ صرف نسل کشی کی اجازت دے رہے ہیں۔ وہ عمل کے رہنما کے طور پر اخلاقیات کے خیال کو ترک کر رہے ہیں۔

عمل کی دعوت: بولو، دباؤ ڈالو، ہتھیار ڈالنے سے انکار کرو

خاموش نہ رہو۔ غزہ کے بارے میں بات کرتے رہو۔ دنیا کو یاد دلاتے رہو کہ جو ہو رہا ہے وہ ”منازعہ“ نہیں ہے۔ یہ تاریخ کے سامنے پھنسی ہوئی آبادی کا منظم خاتمہ ہے۔

اپنی حکومتوں پر دباؤ ڈالتے رہو۔ انہیں بتاؤ کہ تم خاموشی کو دیکھ سکتے ہو، کہ تم سمجھتے ہو کہ وہ واقعی کس چیز سے ڈرتے ہیں۔ تشدد میں اضافہ نہیں، دہشت گردی نہیں، بلکہ اسرائیل کی نیوکلیر بلیک میلنگ۔

ہاں، سیمن آپشن حقیقی ہے۔ ہاں، نیتن یاہو غیر مستحکم ہے۔ ہاں، عالمی رہنما اس سے ڈرتے ہیں کہ اگر وہ اس کا مقابلہ کریں تو کیا ہو سکتا ہے۔

لیکن ہم دہشت گردانہ دھمکیوں کے سامنے اپنی اقدار کو قربان کرنے کے پابند نہیں ہیں۔ نہ باغی گروہوں سے، نہ باغی ریاستوں سے۔

اگر ہم نیوکلیر بلیک میلنگ کو ایک بار کامیاب ہونے دیں گے، تو یہ دوبارہ کامیاب ہوگا۔ اور اگر ہم اب خاموش رہے، تو ہم اس خاموشی کو ہمیشہ اٹھائیں گے۔

تمہیں طاقت رکھنے کے لیے اقتدار میں ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ اپنی آواز استعمال کرو

- اپنا ووٹ استعمال کرو

- اپنا پلیٹ فارم استعمال کرو

- اپنا ضمیر استعمال کرو

تہذیب عظیم لمحات میں نہیں بچائی جاتی۔ یہ حقیقت بولنے کے روزانہ انتخاب میں بچائی جاتی ہے، یہاں تک کہ جب یہ خطرناک ہو۔ خاص طور پر جب یہ خطرناک ہو۔

نسل کشی کو روکنا ہوگا۔ بلیک میلنگ کو بے نقاب کرنا ہوگا۔ اور دنیا کو یاد رکھنا ہوگا کہ کسی چیز کے لیے کھڑا ہونا کا کیا مطلب ہے۔

کیونکہ غزہ صرف ایک میدان جنگ نہیں ہے۔ یہ ایک اخلاقی آئینہ ہے۔ جو ہمیں بالکل دکھاتا ہے کہ ہم کون ہیں۔ اور ہم کس بننے کے لیے تیار ہیں۔